پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام انبیاء سے افضل ہونے کی وجوہات کا بیان

بداية السول في تفضيل الرسول

ترجمہ

سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مصنف

علامہ عبد العزیز بن عبد السلام سلمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، حاشیہ، تخریج

ابو معاویہ عرفان مدنی رضوی

ایم اے اسلامیات و عربی، فاضل درس نظامی

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام انبیاء سے افضل ہونے کی وجوہات کا بیان

بداية السول في تفضيل الرسول

ترجمہ

سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

مصنف

علامہ عبد العزیز بن عبد السلام سلمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، حاشیہ، تخریج

ابو معاویہ عرفان مدنی رضوی

ایم اے اسلامیات و عربی، فاضل درس نظامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرس

نذرانۂ عقیدت

میں اپنی اس کاوش کو

آقا دو جہان، سرور کون و مکان، شاہ انس و جان، عالم مایکون وماکان، قاسم نعمت، مالک جنت، باعث خیر وبرکت، حضور رحمۃ للعلمین، خاتم النبین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین

حضرت محمد ﷺ

کی بارگاہ میں ہدیۃً پیش کرتا ہوں۔

انتساب

میں اس رسالہ نافعہ کے ترجمہ کو عاشق خیر الوریٰ، مجدد اعظم، سلطان الفقہاء، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبیت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، الحاج، الحافظ، المفتی، القاری، الشاہ

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

کے نام کرتا ہوں۔

برائے ایصال ثواب

والدین مرحومین

اللہ پاک اس کارِ خیر کا ثواب میرے والدین کو عطا کرے اور ان کی حتمی بخشش فرمائے اور ان کی قبروں کو نور علی نور کرے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ابو معاویہ عرفان مدنی

تقریظ اول

عالم نبیل، فاضل جلیل مولانا مفتی
وسیم سجاد رضوی مدنی حفظہ اللہ

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔ اما بعد! یہ بات سچ ہے پیارے آقا ﷺ کی ذات وصفات پر آج تک جس نے جو لکھا اور کہا اس نے صرف آپ جناب سے اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا ورنہ پیارے آقا ﷺ کے اوصاف تو احاطہ تحریر و تقریر سے ماوریٰ ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

رسالہ بدایۃ السول فی تفضیل الرسول مصنفہ علامہ عزبن عبد السلام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ابھی تک اردو داں طبقے سے دور تھا۔

عزیزم مولانا عرفان رضوی مدنی حفظہ اللہ نے اس پر ترجمہ، حواشی، تخریج کا کام انتہائی محنت سے کیا بلخصوص عنوانات قائم کرکے قاری کے لئے اس سے استفادہ کرنا آسان کر دیا ہے۔ اللہ پاک حضرت مترجم کی اس کی کاوش کو قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں اس کا عظیم اجر نصیب فرمائے۔

محمد وسیم سجاد مدنی
خطیب آستانہ عالیہ غوثیہ ہجویری ٹاون
فیصل آباد پاکستان
3-10-2022

تقریظ دوم

خطیب اہلسنت، اسلامک سکالر مولانا مفتی
کلیم اللہ رضوی مدنی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

الحمد للہ! بندہ عاجز نے حضرت مولانا محمد عرفان قادری رضوی مدنی حفظہ اللہ کے مترجم رسالہ بنام "سب رسولوں سے اعلی ہمارا نبی" مطالعہ کیا۔ الحمد للہ دل باغ باغ ہو گیا۔

مولانا کی کاوش یقینا لوگوں میں عشق رسول ﷺ کو بڑھانے کی ایک کڑی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک حضرت کی اس عظیم کاوش کو اپنی پاک و بلند بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان کے اس علمی ذوق و شوق کو مزید عروج عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر کلیم اللہ رضوی مدنی

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی فیصل آباد

پنجاب پاکستان

4-10-2022

تعارف مصنف

نام و نسب اور ولادت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام، عبد العزیز، کنیت ابو محمد، اور لقب عز الدین ہے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا مکمل نسب یوں بیان کیا ہے۔

ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابو قاسم بن حسن بن محمد بن مہذب

آپ رحمۃ اللہ علیہ عز بن عبد السلام کے لقب سے مشہور ہوئے۔ [1] آپ رحمۃ اللہ علیہ سن 577ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے۔

تحصیلِ علم

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم دمشق کے اندر جامع امویہ میں اپنے زمانے کے جید علما سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کنہا مشق طالب علم تھے۔ آپ کو کس قدر علم کے حریص تھی اس کا اندازا اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت جامعہ کے اندر آرام کر رہے تھے کہ آپ کو نہانے کی حاجت پیش آئی، باوجود اس کے کہ سخت سردی کا زمانہ تھا آپ فوراً اٹھے اور نہانے کے لئے چلے گئے، پھر دوسری مرتبہ یوں ہی ہوا آپ نے فوراً نہا لیا جب تیسری مرتبہ نہانے کی حاجت پیش آئی تو معلوم پڑا کہ جامعہ کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ نتیجۃً سردی کی شدت کے باعث آپ بے ہوش ہو گئے اسی حالت میں آپ نے یہ آواز

---

1 ... طبقات الشافعیہ، 8/209

سنی کہ اے عزالدین! تم علم چاہتے ہو یا عمل! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً جواب دیا کہ مجھے علم چاہیے کہ علم عمل کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب صبح کو بیدار ہوئے تو رات کی بات کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ آپ نے فقہ شافعی کی کتاب التنبیہ کو مختصر مدت میں ہی حفظ کر لیا اور پھر ایسا علم حاصل کیا کہ اپنے زمانے کے ممتاز عالم دین بن کے ابھرے۔[1]

اساتذہ

آپ کے اساتذہ میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

1… امام عبد اللطیف بن اسماعیل صوفی

2… امام قاسم بن عساکر

3… امام عمر بن محمد بن طبرزد

4… قاضی عبد الصمد بن محمد حرستانی رحمۃ اللہ علیہم۔[2]

اوصاف

آپ رحمۃ اللہ علیہ منکسر المزاج، خوف خدا رکھنے والے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے جذبے سے سرشار، انتہائی سخی تھے۔

علمانے آپ کی سخاوت کا ایک انوکھا واقعہ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضرت امام تاج

---

1 ... طبقات الشافعیہ، 8/212

2 ... فوات الوفیات۔ 2/351

الدین سُبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلطان العلماء، عزّ الدین بن عبد السلام سُلَمی رحمۃ اللہ علیہ باوجود غربت کے خوب صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آتا اور آپ کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو اپنے عمامے شریف کا ہی کچھ حصہ کاٹ کر عنایت فرما دیتے۔[1]

عملی زندگی

تحصیل علم کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک مدرسہ شبلیہ برانیہ میں درس دیا، پھر اس کے بعد مدرسہ غزالیہ میں تشریف لے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ملک شام کی مسند افتاء کو بھی زینت بخشتے رہے یہاں تک کہ لوگوں میں آپ مفتیِ شام کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

شاگرد

آپ سے کئی ایک ایسے اشخاص نے علم دین حاصل کیا جو بعد میں اپنے اپنے زمانے کے نامور عالم دین بن کر ابھرے۔ انہی شاگردوں میں سے چند اشخاص کے نام یہ ہیں:

1... شیخ تقی الدین ابن دقیق العید

2... امام دمیاطی

3... ابو الحسین یوینی رحمۃ اللہ علیہم۔

---

1 ... طبقات الشافعیۃ، 8/214

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی ایک کتب تصنیف کی جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

(1)تفسیرعزبن عبد السلام(2)الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز (3)امالی عز الدین بن عبد السلام (4)شرح حدیث:لا ضرر ولا ضرار(5)شرح حدیث :ام زَرْعٍ الذی روته عائشة(6)مختصر صحیح مسلم(7)بدایة السول فی تفضیل الرسول (یہ ترجمہ اسی رسالہ مبارکہ کا ہے)(8)قصة وفاة النبی (9)ترغیب اهل الاسلام فی سکنی الشام (10)مجلس ذم الحشیشیة

وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ 83سال زندگی گزار کر سن 660ھ کو انتقال فرما گئے۔

پیش لفظ

الحمد للہ الذی جعل نبینا افضل البریہ،و اثبت شانہ فی المصاحف و کتب السماویہ ،و سمہ بمحمد لم یسم من قبل سمیا،و اخذ الوعد باطاعتہ من الانبیاء،و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین ،امام القبلتین،وسیلتنا فی الدارین،لا ملجا ولا ماویٰ الاھو الی یوم الدین ، وعلی الہ طیبین،و اصحابہ طاھرین،واولیاء ملتہ واصلین،وعلماء امتہ کاملین ،وکل منتم الیہ دآئما ابدًا کما یحب ویرضیٰ رب العالمین۔ آمین۔ اما بعد:

تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ تمام انبیاء،ملائکہ اور مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہیں،اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین اے محبوب!ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ یاد رہے عالَم(جہان) اللہ پاک کے سوا ہر چیز کو کہتے ہیں۔ جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجَرَم حضور پر نور سید المرسلین ﷺ ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند و فیضیاب ہوئے۔ تمام انبیاء سے اِنہی کی نُصرت واِعَانت کا وعدہ لیا گیا، آدم علیہ السلام کی دعا کا وسیلہ یہ جناب ہوئے،سفینۂ نوح انہی کے باعث کنارے لگے،ابراہیم پر نار اِنہی کے سبب ٹھنڈی ہوئی،موسیٰ کو خطاب ہوا لَنْ تَرَانِی،ان کے لئے دَنٰی فَتَدَلّٰی کی مہمانی، تجلیِ رب کا نتیجہ خَرَّ مُوسٰی صَعِقًا،ان کا مقام و مرتبہ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ، اس سے بھی وریٰ

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی، سب سے اول شافع و مُشفّع یہ ہیں، صاحب لواءِ حمد یہ ہیں کہ انبیاء بھی اُس دن اِن کے جھنڈے کے نیچے آئیں گے، تمام دنیا کو رب کی رضا مقصود ہے، رب کو ان کی چاہت مطلوب ہے، ان کا رب ان کو جب بھی یاد کرے القابات سے کرے، کبھی ان کی زندگی کی قسم تو کبھی ان کے شہر انور کی قسم۔

وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تِرے شہرو کلام و بقا کی قسم

اللہ پاک نے آپ کے خُلق کی تعریف کی، آپ کو وہ فضلیتیں عطا کی جو آپ سے پہلے کسی کو نہ ملیں، آپ کی امت کو سب امتوں سے افضل ٹھہرایا، طُرفَہ یہ کہ اِن کو نبیوں کا شَاہِد بنایا، باب جنت آپ کے سبب کھلے، شَفاعت کے واسطے آپ کا نام چلے، خزانہ زمیں آپ کے زیر اثر، مالکِ جنت، قاسم کوثر، یہ تمام خوبیاں و فضیلتیں اور اس کے ماسوا جو شمار نہ ہو سکیں سب اسی حضرت اعظم کو سزاور ہیں۔ ع

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولھا ہے
تمہی تم ہو تمہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

اللہ پاک کروروں رحمتیں نازل کرے علامہ عز بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر کہ آپ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی افضلیت کو جس حسن و خوبی سے بیان کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ایسا رسالہ نافعہ مرتب کیا کہ ایک ہی مجلس میں پڑھنے کو دل چاہے۔ فقیر کی نظر سے جب یہ رسالہ مسمی بدایۃ السول فی تفضیل الرسول گزرا، پہلی ہی مجلس میں

مکمل دیکھ لیا۔ الحمد للہ !ایسی لذت و میٹھاس پائی کہ زیر بیاں نہیں،دل میں خیال گزرا کہ کیوں نہ ہو کہ اس رسالے کو عوام اہلسنت کے سامنے لایا جائے۔اس رسالہ کی انفرادیت یہ ہے کہ علامہ موصوف نے طویل دلائل دینے کی بجائے مختصر دلیلوں سے اس گلدستے کو سجایا ہے جو یقینا یاد کرنے میں آسان و سہل ہیں۔ہم نے اس رسالہ کو عربی سے اردو میں منتقل کیا ہے اس رسالہ مبارکہ پر ہمارے کام کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ

1…☜ تمام قرآنی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے شامل کیا گیا ہے۔

2…☜ احادیث کی تخریج اصل کتب سے کردی گئی ہے۔

3…☜ اس رسالہ میں رسول اللہ ﷺ کی افضلیت کی تقریبا 34 وجہیں بیان کی گئی ہیں۔اصل رسالہ میں یہ تمام وجوہ بغیر عنوان کے ہیں ہم نے ان کے عنوانات قائم کر دیئے ہیں تاکہ قارئین کے لئے کی مطالعہ کے دوران دلچسپی برقرار رہے۔

4…☜ مشکل مقامات کی تفہیم کے لئے مفید حواشی کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

5…☜ اصل متن کی تخریج کو بغیر () بریکٹ کے جب کہ حواشی کی تخریج کو بریکٹ میں درج کیا گیا ہے۔

6…☜ آخر میں مآخذ و مراجع کا اہتمام کیا گیا ہے

میں اس رسالہ مبارکہ نافعہ کے ترجمہ کا نام "سب رسولوں سے اعلی ہمارا نبی" رکھتا ہوں دعا ہے اللہ پاک اس ترجمہ کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قارئین سے التماس ہے کہ اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد میرے، میرے والدین کی بخشش کی دعا فرمائیں۔

ابو معاویہ محمد عرفان مدنی رضوی
خطیب جامع مسجد مقصودہ ہجویری پارک جھمرہ روڈ فیصل آباد
واٹس ایپ:03218592031

خطبۃ الکتاب

تمام تعریفیں جہانوں کو پالنے والے کے لئے ہیں اور اے اللہ درود بھیج اس ہستی پر جو تمام مخلوقات کی سردار ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور ان کی آل اور ان کے تمام اصحاب پر۔۔۔(آمین)

سرکار کی افضلیت قرآن پاک سے

علامہ عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا(1)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

اور اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ(2)

---

1 ... پ:5، النساء113

2 ... اس آیت میں انبیاء کرام کی عظمت و شان کا بیان ہے اور یاد رہے کہ نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام برابر ہیں اور قرآن میں جہاں یہ آتا ہے کہ ہم ان میں کوئی فرق نہیں کرتے اس سے

ترجمۂ کنز الایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک
کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا
اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

پہلی آیت میں واضح طور پر فضیلت کو بیان کیا گیا جبکہ دوسری آیت میں اس کی نسبت درجوں کے اعتبار سے فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور تحقیق اللہ پاک نے کئی اعتبار سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے۔

** پہلی وجہِ فضیلت **

سرکار تمام جہانوں کے سردار ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ ((تمام جہانوں کے سردار ہونے پر یہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے کہ) سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ یعنی میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔[(1)]

یہی مراد ہوتا ہے کہ اصلِ نبوت میں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں البتہ ان کے مَراتِب جداگانہ ہیں، خصائص و کمالات میں فرق ہے، ان کے درجات مختلف ہیں، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا سب سے اعلیٰ ہیں اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔

(خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: 253، 1/ 187، ملتقطاً)

1 ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منبر اقدس پر جلوہ فرما ہوئے، اللہ پاک کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ پاک کے رسول ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا وہ تو میں ہوں۔ لیکن میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ محمد بن عبد اللہ بن

سردار کون ہوتا ہے

اور سردار وہ ہوتا ہے جو اعلیٰ اخلاق و صفات کا مالک ہو۔ یہ حدیث پاک اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہانوں میں تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

دنیا و آخرت میں سب سے اعلیٰ ہونے کی وجہ

دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل اس لئے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ اور آخرت کی بزرگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لئے حاصل ہے کہ آخرت میں اللہ پاک سے انعام و اکرام ملنے کا دارو مدار اعلیٰ اوصاف و اخلاق پر منحصر ہے۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تمام مخلوقات سے مناقب و صفات کے اعتبار سے افضل ہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک کے یہاں رتبے و مقام میں بھی تمام مخلوقات کے مقابلے میں برتری حاصل ہے۔ (1)

عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ (معجم اوسط، 4/24، حدیث: 5082)

1 ...**سوال:** اس حدیث پاک میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں جب کہ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ کہ انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ (مسند ابو داود طیالسی، 4/121، حدیث: 2487) تو ان دونوں حدیثوں میں کیا تطبیق ہو گی؟

جواب: چند وجوہ پر ان دونوں حدیثوں میں تطبیق ممکن ہے (1)... جب آپ نے منع کیا تھا تب تک سید ولد آدم کے فرمان کا آپ کو علم نہیں دیا گیا تھا جب علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرما دیا۔ (2)... آپ نے بطور ادب کے اور تواضع کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہو۔ (3)... منع کرنے کی یہ بھی ایک

انا سید ولد آدم ولا فخر کے الفاظ کہنے کی وجہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ (ان الفاظ کے استعمال کرنے) کی وجہ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جو مقام و مرتبہ آپ کے رب قدیر کے یہاں حاصل ہے، اس کو آپ کی امت پہچان لے۔ اور "**ولا فخر**" کے الفاظ کہنے کہ وجہ یہ ہے کہ آدمی اپنے وصف کو عام طور پر فخریہ ہی بیان کرتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا **ولا فخر** کے الفاظ سے ارادہ یہ تھا کہ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ ہم نے یہ الفاظ (سید ولد آدم) ازروئے فخر کے کہیں ہیں تو اس کا یہ وہم ختم ہو جائے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ اگرچہ ہماری یہی شان ہے مگر اس کے باوجود ہم فخر کا اظہار نہیں کرتے۔ (1)

وجہ ہو سکتی ہے کہ کوئی بے علمی کسی اور نبی کی اہانت کا مرتکب نہ ہو جائے (4)...اس منع کی وجہ یہ ہے ایسی فضلیت نہ دو جو فتنہ وفساد کی طرف لے جائے (5)...یہ کہ منع نفس نبوت کے بارے میں وارد ہوئی باقی رہی دیگر خصائص کی بات تو اس میں ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم افضل و اعلیٰ ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر، پ3، البقرہ تحت الآیہ:253، 1/511)

1... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنی شیخی و ناموری کے لیے اپنی بڑائی بیان کرنا فخر ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے لیے بیان کرنا شکر ہے۔ فخر منع ہے، رب فرماتا ہے: لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ اور اللہ کے شکر کے لیے اپنے فضائل بیان کرنا عبادت ہے، رب فرماتا ہے: وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تھا اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ سرکار فرمارہے ہیں کہ میں اپنے فضائل فخریہ نہیں بلکہ شکریہ کے طور پر بیان فرمارہا ہوں۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے صفات جاننے ماننے کا نام ایمان ہے۔ اگر حضور اپنے فضائل بیان نہ فرماتے تو ہم حضور کو کیسے پہچانتے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 10/30، تحت الحدیث:5761)

** دوسری وجہِ فضیلت **

حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہو گا

قیامت والے دن حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہو گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا فَخْرَ یعنی حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہو گا اور اس بات پر مجھے کوئی فخر نہیں[1]۔[2]

** تیسری وجہِ فضیلت **

تمام انبیاء آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

قیامت والے دن تمام انبیاء کرام عَلَیھِمُ السَّلَام بشمول آدم آپ کے جھنڈے

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الشفاعۃ، 5/362، حدیث: 4308

2 ... حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمان عالی کے بہت معنی کیے گئے ہیں: ایک یہ کہ واقعی ایک جھنڈے کا نام لواء الحمد ہے، یہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جو صرف حضور کو عطا ہو گی کیونکہ اللہ کی حمد سب سے افضل ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت میں سب سے پہلے سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد حضور ہی کریں گے، ایسی حمد جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اور علانیہ حمد بھی حضور ہی کریں گے حمد کے جھنڈے سے یہ ہی مراد ہے یعنی اعلان حمد۔ تیسرے یہ کہ حمد سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا حضور کی حمد فرمانا اور آپ کی حمد کا اعلان فرمانا کہ تمام دنیا اور خود خدا تعالیٰ حضور کی حمد فرمائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حمد کا اعلان کرے۔ قیامت کا حساب صرف چار گھنٹہ میں ہو گا باقی یہ پچاس ہزار برس کا دن حضور کی مدح خوانی میں صَرف ہو گا، رب فرماتا ہے: عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ان ہی وجوہ سے حضور انور کا نام احمد، محمد اور محمود ہے بلکہ حضور کی امت کا نام ہے حمادون کیونکہ یہ حضور محمد کی امت ہے۔ (مراۃ المناجیح، 8/23)

کے نیچے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِی، وَلَا فَخْرَ یعنی آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور یہ میں فخریہ طور پر نہیں کہہ رہا[1]۔ [2]

نوٹ

یہ (جو) خصوصیات (ان احادیث میں مذکور ہوئی تمام کی تمام) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند مرتبے پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ بلند مرتبے اور اعلیٰ مناقب کے بغیر فضیلت کا کوئی معنیٰ ہی نہیں۔

** چوتھی وجہِ فضیلت **

آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کی بخشش

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دئے گئے ہیں۔ کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہِ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو

1... مسند امام احمد، مسند ابن عباس، 1/633، حدیث:2692

2... اگر پہلے جھنڈے سے مراد یہ ظاہری جھنڈا ہے تو یہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ سارے نبی میرے اس جھنڈے تلے جمع ہو کر حمد الٰہی کریں گے، ہم ان کے امام ہوں گے اور اگر وہاں جھنڈے سے مراد تھی حمد الٰہی تو مطلب یہ ہے کہ سب ہمارے بتانے سکھانے سے حمد الٰہی کریں گے اور اگر وہاں مراد تھی حضور کی حمد تو مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ بھی ہماری حمد کرے گا اور ساری مخلوق حتیٰ کہ انبیاء کرام بھی ہماری حمد کریں گے۔ (مراۃ المناجیح، 8/23)

بخش دیا ہے۔ (1)

اور یہ بات انبیاء کرام عَلَیہِمُ السَّلَام میں سے کسی کے حق میں بھی منقول نہیں۔ بلکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اس کی اطلاع نہیں دی گئی۔ کیونکہ قیامت والے دن جب لوگ ان سے رب کی بارگاہ میں اپنی شفاعت کروانے کا عرض کریں گے، تو ان حضرات کو اپنے خلاف اولیٰ کام یاد آجائیں گے۔ تب ان کا یہی کلام ہو گا کہ "نفسی نفسی" آج ہمیں تو اپنی فکر لگی ہے، آج ہمیں اپنی فکر لگی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی جناب اپنے خلاف اولیٰ کاموں کی بخشش کے بارے جانتا تو ہرگز میدان محشر میں گھبراہٹ کا شکار نہ ہوتا۔ (اس کے برعکس) تمام مخلوقات ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس بات کی گزارش کریں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب باری تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے واسطے شفاعت طلب کریں تو ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔ "انا لھا" ہم اسی کام کے لئے ہیں۔ (2)

1... حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ عَنْھا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم راتوں کو اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ پاک نے آپ کی وجہ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دئے ہیں، آپ اتنی آزمائش کیوں اٹھاتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں۔
(بخاری، کتاب التفسیر، باب لیغفر۔۔۔الخ، ص:1221، حدیث:4837)

2... مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں حدیث شفاعت کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اس طویل حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اور کئی ایک محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔
(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، انا ارسلنا نوح۔۔۔الخ، ص:821، حدیث:3340)

** پانچویں وجہِ فضیلت **

سب سے پہلے شافِع،مُشفَع

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ مقام حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے پہلے اللہ پاک کی بارگاہ میں مخلوق کی شفاعت کریں گے اور اللہ پاک آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیت اور فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ (1)

** چھٹی وجہِ فضیلت **

خود پر دوسروں کو ترجیح دینا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دی وہ یہ کہ ہر نبی کو اللہ پاک نے ایک دعا کا حق دیا کہ جو مقبول ہی مقبول ہے۔ ہر ایک نبی نے اس دعا کو دنیا ہی میں

1... مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر قسم کی شفاعت حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاهة، شفاعت بالمحبة، شفاعت بالاذن، اِن میں سے کسی کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے۔ قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتحِ بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہو گی۔ بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شفیع ہیں، اور یہ شفاعتِ کُبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کے لیے ہے، کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہو گا، جس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، اِس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بدولت ملے گا، جس پر اوّلین و آخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حمد کریں گے، اِسی کا نام مقامِ محمود ہے۔
(بہارِ شریعت، 1/70، حصہ 1 تقدیماً و تاخیراً)

مانگ لیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے اٹھا رکھا ہے[1]۔[2]

ساتویں وجہِ فضیلت

اللہ کا آپ کی زندگی کی قسم یاد کرنا

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم یاد فرمائی ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

1... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار دیا (انہوں نے اسے دنیا میں ہی مانگ لیا) میں ارادہ رکھتا ہوں کہ ان شاءاللہ میں اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے استعمال کروں گا۔
(بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیئۃ۔۔۔الخ، ص1846، حدیث:7474)

2... شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یوں تو انبیاء کرام کی قریباً ساری دعائیں ہی قبول ہیں مگر رب تعالیٰ کی طرف سے ہر نبی کو ایک خصوصی دعا عطا ہوتی ہے جس کے متعلق رب تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہوتا ہے کہ ہم ضرور قبول کریں گے تمام نبیوں نے اپنی اپنی دعائیں دنیا میں استعمال فرمالیں کسی بزرگ نے ہلاکت کفار کے لیے جیسے حضرت نوح، صالح، لوط و ہود علیہم السلام اور بعض انبیائے کرام نے کسی اور مقصد کے لیے استعمال فرمالیں جیسے حضرت ابراہیم اسماعیل یعقوب و یوسف علیہم السلام کسی بزرگ نے اپنی دعا کسی مقصد میں استعمال فرمالی یہ بہت وسیع مضمون ہے۔ جبکہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی وہ دعا یہاں استعمال نہ کی بلکہ قیامت کے لیے اٹھا رکھی ہے اس سے اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور اسی کا فائدہ ہر وہ شخص اٹھائے گا جسے ایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔ (اشعۃ اللمعات، 2/81)

لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِيۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ [1]

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم

بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

نکتہ

کسی کی زندگی کی قسم اٹھانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قسم اٹھانے والے کے نزدیک اس کی زندگی روشن اور عزت والی ہے۔ اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ اس بات کی زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی قسم یاد کی جائے کہ آپ کی حیات مبارکہ میں عمومی و خصوصی برکت پنہاں ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے ثابت نہیں۔

** آٹھویں وجہِ فضیلت **

اللہ کا آپ کو القابات سے یاد کرنا

اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلانے و پکارنے میں عزت بخشی ہے۔ پس اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسندیدہ ناموں اور بلند ترین صفتوں سے پکارا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔۔۔ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ اور یہ خصوصیت کسی اور نبی کو حاصل نہیں [2] بلکہ اللہ پاک نے آپ کے علاوہ جب بھی کسی نبی کو پکارا ہے تو اس کے نام سے

---

1 ...پ14، الحجر:72

2 ...اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا: قال اللہ تعالیٰ: لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء

ہی پکارا ہے۔

✱ حضرت آدم علیہ السلام کو یوں پکارا: قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ[1] ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو۔

✱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوں پکارا: يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ[2] ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان۔

✱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یوں پکارا: يٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ[3] ترجمۂ کنز الایمان: اے موسیٰ بے شک میں ہی ہوں اللہ۔

✱ حضرت نوح علیہ السلام کو یوں پکارا: يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا[4] ترجمۂ کنز الایمان: اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام۔

✱ حضرت داود علیہ السلام کو یوں پکارا: يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ[5] ترجمۂ کنز الایمان: اے داود بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔

بعضکم بعضا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یاسدی المرسلین، یاخاتم النبیین، یاشفیع المذنبین، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ الک اجمعین۔ (فتاوی رضویہ، 30/27)

1 ...پ1، بقرۃ: 35

2 ...پ6، مائدہ: 110

3 ...پ20، قصص: 30

4 ...پ11، ہود: 48

5 ...پ23، ص: 26

* حضرت ابراہیم عَلَیہِ السّلام کو یوں پکارا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا[1] ترجمۂ کنز الایمان : اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی۔

* حضرت لوط عَلَیہِ السّلام کو یوں پکارا: یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ[2] ترجمۂ کنز الایمان: بولے اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔

* حضرت زکریا عَلَیہِ السّلام کو یوں پکارا: یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ[3] ترجمۂ کنز الایمان :اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی۔

* حضرت یحییٰ عَلَیہِ السّلام کو یوں پکارا: یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ[4] ترجمۂ کنز الایمان :اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام۔

نکتہ

یہ بات ہر کس و ناکس پر عیاں ہے کہ مالک کا اپنے کسی خادم کو دیگر خدام کے مقابلے میں اس میں پائے جانے والے اعلیٰ اوصاف و خوبیوں کے ساتھ بلانا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اس خادم کا مقام مالک کے یہاں دیگر خدام سے کس قدر زیادہ ہے۔ اور عرفی طور پر بھی یوں پکارنا تعظیم و توقیر میں مبالغہ کے لئے ہوتا ہے کسی کہنے

1...پ23، الصّٰفّٰت:105
2...پ11، ہود:81
3...پ16، مریم:7
4...پ16، مریم:12

والے نے کیا خوب کہا:

لَا تَدْعُنِی اِلَّابِیَا عَبْدَھَا | فَاِنَّہٗ اَفْضَلُ اَسْمَائِی

یعنی مجھے خادم کہہ کر ہی بلائیے کہ یہ میرا سب سے افضل نام ہے۔

** نویں وجہِ فضیلت **

آپ کے معجزات قیامت تک باقی ہیں

ہر نبی کا معجزہ ان کے زمانے تک محدود تھا ۔ جبکہ اولین و آخرین کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معجزہ قرآن پاک کی صورت میں قیامت تک باقی ہے۔ (1)

1... ہر نبی کے زمانے میں جو چیز رائج تھی اس نبی کو اس سے ملتا جلتا معجزہ دیا گیا جیسے زمانۂ موسیٰ میں جادو کا زور تھا، زمانۂ سلیمان میں جنات اور جادو کی کثرت تھی، زمانۂ عیسیٰ میں طب ترقی پر تھی تو اللہ پاک نے انہیں بھی لوگوں کو اسی طرح کی چیزوں میں عاجز کر دینے والے معجزات دیئے اور چونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت تک واجب الاتباع نبی ہیں تو فصاحت و بلاغت، جادو، طب، طاقت، سائنس، سب قسموں کے معجزات دیئے مثلاً فصاحت و بلاغت کے مقابلے میں فصیح و بلیغ قرآن دیا جس جیسی ایک چھوٹی سی سورت بنانا بھی ممکن نہیں۔ جادوگر کہا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا جو کوئی جادوگر نہیں کر سکتا۔ طب نے ترقی کرنی تھی تو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہاتھ سے چھو کر اور لعاب دہن سے بیماروں کو شِفایاب کر دیا۔ سائنس کا خَلائی سفر کا زمانہ آنا تھا تو مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معراج کا معجزہ دیا گیا۔ سیٹلائٹ کا زمانہ آنا تھا تو ساری کائنات کو آپ کے سامنے کر دیا۔

حسنِ یُوسُف دمِ عیسیٰ یدِبیضاداری | آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کے پاس یوسف علیہ السلام کا حسن، عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کی شفابخشی کی طاقت اور موسیٰ علیہ السلام کے چمکتے ہاتھ والا معجزہ ہے۔ جو خوبیاں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام میں تھیں وہ سب آپ کی ذات میں موجود ہیں۔

** دسویں وجہِ فضیلت **

مرجع عالم

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھروں نے سلام ہے[1]، اور ستون حنانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آہ وبکا کی ہے۔[2] اور یہ شان صرف ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی کہ شجر وحجر آپ کے سامنے زبان گویا ہوئے جبکہ آپ کے علاوہ کسی نبی کو یہ مقام حاصل نہیں۔

** گیارہوں وجہِ فضیلت **

انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں اعجاز دیگر انبیاء کرام کے معجزات کے مقابلے میں

1... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ باہر نکلا پس آپ کو راستے میں ہر پتھر اور درخت سلام کر رہے تھے۔ (معجم اوسط، 4/124، حدیث: 5431)

2... حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بی بی صاحبہ جن کا تعلق انصار سے تھا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! میرا غلام بڑھئی ہے اگر آپ پسند فرمائیں میں آپ کے لئے ایک چیز بنوانا چاہتی ہوں جس پر آپ (خطبہ دینے کے لئے) تشریف فرما ہوا کریں، اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جس طرح تم چاہوں تو انہوں نے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ والے دن جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منبر پر جلوا گر ہوئے۔ تو جس ستون کے ساتھ آپ پہلے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اس نے رونا شروع کر دیا۔ قریب تھا کہ وہ رونے کی وجہ سے پھٹ جاتا اللہ کے رسول منبر سے اترے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو سینے سے لگا لیا۔ اس پر وہ تنا بچوں کی طرح سسکیاں لیتا خاموش ہو گیا۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب النجار، ص504، حدیث: 2095)

واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا نکلنا۔[1]

انگلیوں سے پانی کا نکلنا یہ خلاف عادت ہونے کے اعتبار سے پتھر سے پانی نکلنے سے زیادہ حیران کن ہے۔ کیونکہ پتھر سے پانی نکلنا معمول کی بات ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا، موسیٰ عَلَیہِ السلام کے واسطے پتھر سے پانی نکلنے سے زیادہ حیران کن معجزہ ہے۔[2]

** بارہویں وجہِ فضیلت **

آنکھوں کا لوٹانا

عیسیٰ عَلَیہِ السلام اس کو آنکھیں عطا کرتے تھے، جس کی آنکھ ڈیلے میں موجود ہوتی تھی۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بھی آنکھیں عطا کرتے ہیں کہ جس کی آنکھیں نکل کر

1... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ہم ایک سفر میں تھے۔ ہمارا پانی کم پڑ گیا۔ تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے باقی ماندہ پانی جمع کر لو۔ لوگ ایک برتن لے کر آئے جس میں بہت تھوڑا پانی تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس میں اپنے ہاتھ کو داخل کیا اور فرمایا: آؤ پاک اور مبارک پانی کی طرف برکت اللہ پاک دینے والا ہے راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص 881، حدیث: 3579)

2... اس کی وجہ یہ ہے کہ پتھر سے پانی کا نکلنا معمول کی بات ہے دیکھتے نہیں کہ چشمے پتھروں ہی سے پھوٹتے ہیں۔ لیکن انسانی بدن سے پانی کا نکلنا زیادہ وطیرہ حیرت میں ڈالتا ہے۔ بر حال جو پانی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انگلیوں سے نکلا اس کے بارے میں علما کرام نے لکھا کہ یہ پانی ہر پانی سے افضل ہے۔ اس کے بعد زمزم، پھر آب کوثر اور پھر دنیا کے دیگر پانیوں کا مقام آتا ہے۔

اس کی گال پر آجائیں۔ (1)

اس میں معجزہ ہونا دو اعتبار سے ہے:

1… یہ کہ آنکھ کے نکل جانے کے بعد اس کے زخم کو بھر دینا۔

1… جنگِ اُحد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک تیر لگا، جس سے ان کی آنکھ ان کے رخسار پر بہ کر آگئی، یہ دوڑ کر حضور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمہاری آنکھ کو تمہارے حلقہ چشم میں رکھ دوں اور وہ اچھی ہو جائے اور اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں اس کے بدلے پر جنت ملے گی۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جنت بلا شبہ بہت ہی بڑی نعمت ہے مگر مجھے کانا ہونا بہت برا معلوم ہوتا ہے اس لئے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجئے اور میرے لئے جنت کی دعا بھی فرما دیجئے۔ حضور رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے اس جاں نثار پر پیار آگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی آنکھ کو حلقہ چشم میں رکھ کر ہاتھ پھیر دیا، تو ان کی آنکھ بھی اچھی ہو گئی اور ان کے لئے جنتی ہونے کی دعا بھی فرما دی اور یہ دونوں نعمتوں سے سرفراز ہو گئے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، باب غزوۃ احد، 2/432)

فائدہ:: یہ معجزہ بہت ہی مشہور ہے اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہمیشہ اس بات کا فخر رہا کہ ان کے جد اعلیٰ کی آنکھ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دست مبارک کی برکت سے اچھی ہو گئی۔ چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ جب خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دربار خلافت میں پہنچے تو انہوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنا یہ قطعہ پڑھا کہ

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِھَا ۔۔۔ فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَّ یَا حُسْنَ مَا رَدِّ

یعنی میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ جس کی آنکھ اس کے رخسار پر بہ آئی تھی، تو حضرت مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہتھیلی سے وہ اپنی جگہ پر کیا ہی اچھی طرح سے رکھ دی گئی، تو پھر وہ جیسی پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی تو کیا ہی اچھی وہ آنکھ تھی اور کیا ہی اچھا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اس آنکھ کو اس کی جگہ رکھنا تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، باب غزوۃ احد، 2/432)

2…☜ یہ کہ آنکھوں کے نور کے چلے جانے کے بعد اس کو لوٹا دینا۔

** تیرہویں وجہِ فضیلت **

ایمانی حیات دینا

جن کے دل کفر کی وجہ سے مردہ ہو چکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جو ایمانی حیات بخشی ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدنی حیات عطا (مردے زندہ) کرنے کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔[1]

** چودہویں وجہِ فضیلت **

آپ کی امت کا اجر و ثواب

اللہ پاک نے ہر نبی کے لئے ان کی امت کے اعمال، اقوال، احوال کے مطابق اجر و ثواب کو مقرر کیا ہے۔ (اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر سب سے زیادہ ہے۔ ابومعاویہ)

سرکار کا اجر ہر نبی سے زیادہ

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر و ثواب سب سے زیادہ اس لئے ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت جنتی لوگوں کا

1… حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی بچہ بیمار ہو گیا۔ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ اس کے سر کے قریب تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اسلام لے آؤ! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جو اس وقت اس کے سرہانے کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ ابو قاسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جس طرح فرماتے ہیں اسی طرح کرو! اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہاں سے یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے "تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے میرے ذریعے اس کو آگ سے نجات دی۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی عیادۃ المریض، 3/185، حدیث:3095)

آدھا حصہ ہے۔[1] اور اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت سابقہ تمام امتوں سے افضل ہے۔ اور یہ اس لئے افضل ہیں کہ ان کو حالات، اقوال اور اعمال کی جو معرفت حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ اور دین کی ہر وہ بات یا کام جس کی آپ نے دعوت دی کہ اس کی وجہ سے بندہ اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے چاہے اس کا تعلق معرفت، طریقت، عبادت سے ہو یا کسی اچھی بات سے ہو (آپ کی امت میں سے) جو بھی اس پر عمل کرے گا (اس کو اس کے عمل کا ثواب تو ملے گا ہی اس کے ساتھ) آپ کو (بھی) قیامت تک اس پر عمل کئے جانے کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور کوئی نبی اس مرتبہ پر فائز نہیں ہوا[2]۔ اور حدیث پاک میں ہے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللہ وَاَحَبُّھُمْ اِلَی اللہ اَنْفَعُھُمْ لِعیالہ[3] یعنی مخلوق اللہ کا گھرانہ[4] ہے اور اس کی مخلوق میں اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے،

1... قیامت والے دن تمام امتیں ایک سو بیس صفوں میں تقسیم ہوں گی جن میں سے اسی صفیں امت محمدی کی ہوں گی اور ان کی یہ زیادتی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے فخر کا باعث ہو گی، جس کا اشارہ آپ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ میں قیامت والے دن کثرت امت پر فخر کروں گا۔ لہٰذا ان کی تعداد کی زیادتی آپ کے اجر و ثواب کی زیادتی کا باعث ہو گی اس کی وجہ مصنف خود آگے بیان فرما رہے ہیں۔

2... اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء سابقین کی شریعت کی پیروی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد ختم ہو گی لہٰذا ان کی امت بھی ختم ہو گئی جب ان کی امت ختم ہو گی، تو ان کی تبلیغ سے ہونے والے نیک اعمال کا سلسلہ بھی رک گیا یوں اس طرح سے جو ان کے ثواب میں اضافہ ہو رہا تھا وہ رک گیا لیکن امت محمدیہ چونکہ قیامت تک رہے گی لہٰذا آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے نیک اعمال سے ثواب برابر ملتا رہے گا اور آپ کے درجات بلند ہوتے رہیں گے اس طور پر آپ کا رتبہ دیگر انبیاء پر فائق رہا۔ (وللہ الحمد)

3... مسند بزار، 13/332، حدیث: 6947

4... حدیث شریف کے مذکورہ جملے "عیال اللہ" کی یہ تعبیر "تمام بنی نوع انسان اللہ پاک کے بچے ہیں" بالکل غلط ہے، حدیث میں مخلوق کو "عیال اللہ" فرمایا گیا ہے، "عیال" بچوں کو نہیں کہتے، بلکہ ان لوگوں کو کہتے ہیں، جن کی کفالت کسی کے ذمہ ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/731، تحت الحدیث: 4998)

جو اس کی عیال کو فائدہ پہنچائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصف اہل جنت کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اورباقی آدھے حصے کو ہر نبی نے اسی حصے سے فائدہ پہنچایا۔ تو جس نے جتنا زیادہ نفع پہنچایا اس کا اللہ کی بارگاہ میں مقام اور مرتبہ اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ (1)

امت کے ہر عمل کا ثواب سرکار کو بھی ہو گا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ہر عارف کو اس کی معرفت، ہر صاحب حال کو اس کی حالت، ہر مبلغ کو اس کی تبلیغ، ہر عبادت گزار کو اس کی عبادت چاہے وہ نماز، جہاد، زکوۃ، ذکر، صبر الغرض کوئی بھی عبادت ہو اس کا جو ثواب ان کو ملے گا ویسا ثواب اللہ پاک آپ کو بھی عطا کرے گا۔ اور اگر آپ کے کسی امتی کا کوئی مقام و مرتبہ اس کے ارشادات کی وجہِ سے بڑھے گا تو اس کے اس مرتبہ بڑھنے کی وجہ سے آپ کا مرتبہ بھی بڑھے گا۔ اور اگر آپ کا کوئی امتی ہدایت کی تلقین کرتا ہے یا دین اسلام میں کوئی اچھی بات رائج کرتا ہے، تو اس کو ہر عمل کرنے والے کے عمل کے مطابق ثواب ملے۔ پھر یہ تمام اجر و ثواب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے گا کیونکہ آپ نے ان تمام امور کی طرف راہنمائی کی اور ان کو اس کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے۔ (2)

1... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی ایک سو بیس صفیں بنا کر کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے امت محمدیہ کی صفوں کی تعداد اسی 80 جبکہ باقی تمام جنتیوں کی تعداد چالیس 40 صفوں پر مشتمل ہو گی۔ (سنن دارمی: باب فی صفوف اہل الجنۃ، ص:1873، حدیث:2877)

2... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہدایت (نیکی) کی دعوت دی، تو اس کی دعوت پر جس جس نے عمل کیا اس کو ہر ایک عمل کرنے والے کے عمل کا ثواب

موسیٰ علیہ السلام کا رشک

اسی انعام اکرام پر رشک کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے معراج کی رات اللہ پاک کی جناب میں گریہ وزاری کی کہ جنتیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تعداد موسیٰ علیہ السلام کی امت سے زیادہ ہوگی۔[1]

یاد رہے! کہ موسیٰ علیہ السلام کی یہ گریہ وزاری حسد کی وجہ سے نہیں تھی جیسا کہ بعض لوگوں نے گمان کیا ہے۔ بلکہ وہ تو اس مقام و مرتبہ کی طرح کا مقام کے نہ ملنے کی وجہ سے اللہ کی جناب میں روئے کہ جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا۔((وللہ الحمد))

ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ۔۔۔الخ، ص:1438، حدیث:2674)

1... حضرت انس بن صعصہ رضی اللہ عنہ واقعہ معراج کی تفصیلی روایت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا، کہا گیا کون ہے کہا میں جبریل عَلَیہِ السَّلَام ہوں، کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا حضور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمدید آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا میں جب اندر پہنچا، تو وہاں حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام تھے۔ جبریل عَلَیہِ السَّلَام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی !صالح نبی! جب وہاں سے آگے بڑھے تو وہ رونے لگے ان سے کہا گیا کیا چیز آپ کو رُلا رہی ہے؟ فرمایا اس لیے کہ ایک فرزند میرے بعد نبی بنائے گئے ان کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں جائے گی۔
(بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکہ، ص:793، حدیث:3207)

** پندرہویں وجہِ فضیلت **

جن وانس کے نبی

اللہ پاک نے ہر نبی کو صرف ان کی ہی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جب کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

رسول اللہ پر اللہ کا احسان

ہر نبی کو صرف اپنی قوم کو تبلیغ کرنے کا ثواب ملا جبکہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنوں وانس کو تبلیغ کرنے کا ثواب ملا۔ وہ یوں کہ تبلیغ چاہے آپ نے خود کی ہو یا آپ کے پیرو کاروں نے اس کا ثواب آپ کو بھی ملے گا۔ اسی لئے اللہ پاک نے آپ پر احسان کو اپنے اس فرمان کے ساتھ بیان کیا۔ ارشاد فرمایا:

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا (1)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے۔

اس آیت میں احسان جتلانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہر ایک بستی میں ہم رسول کو بھیجتے تو ان بستی والوں کو تبلیغ کرنے کا ثواب اس رسول یا نبی کو ملتا نہ آپ کو (اور اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیے گا اس لئے اب تمام ثواب آپ کو ہی ملے گا۔ ابو معاویہ)

---

1 ... پ19، الفرقان: 51

** سولہویں وجہِ فضیلت **

سدرۃ المنتہی پر اللہ سے ہم کلام ہونا

اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے طور اور وادی مقدس میں کلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ پاک نے سدرۃ المنتہی پر کلام فرمایا۔ (1)

** سترہویں وجہِ فضیلت **

آپ کی امت سب سے پہلے جنت میں جائے گی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اس دنیا میں تو آخری نبی ہو کر تشریف لائیں ہیں لیکن قیامت والے دن سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔ سب سے پہلے ہمارا حساب ہو گا اور جنت میں بھی ہم سب سے پہلے داخل ہو گے۔ (2)

** اٹھارویں وجہِ فضیلت **

قیامت کی حقیقی سرداری

جب مطلقاً سرداری کا اعلان ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قیامت کے دن کے ساتھ

1...(واقعہ معراج کی طویل روایت میں ہے) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر میں سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا تو اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں چار نہریں تھیں: دو نہریں تو خفیہ تھیں اور دو نہریں ظاہر میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے عرض کیا کہ خفیہ نہریں تو جنت کی دو نہریں ہیں۔ لیکن ظاہری نہریں وہ نیل اور فرات ہیں۔ (اس حدیث کی تخریج دو صفحہ پہلے گزر چکی)

2... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ھدایۃ ھذہ الامۃ۔۔۔الخ، ص:426، حدیث:856

مقید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، سب سے پہلے ہمارے لئے ہی قبر کھلے گی، ہم ہی سب سے پہلے شفاعت کریں گے اور سب سے پہلے ہماری ہی شفاعت قبول کی جائے گی[1]۔[2]

** انیسویں وجہِ فضیلت **

مرجعِ عالم

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کی خبر دی کہ قیامت والے دن ساری مخلوق آپ کے در پر نازمندانہ حاضر ہوگی حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔[3]

** بیسویں وجہِ فضیلت **

آپ کو مقامِ وسیلہ ملا

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وسیلہ[4] جنت کے اندر ایک مرتبہ ہے جو اللہ پاک

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا... الخ، ص:1249، حدیث:2278

2... **سوال:** آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو دنیا و آخرت دونوں میں سردار ہیں تو آپ نے اپنی سرداری کے بیان کو آخرت کے ساتھ ہی کیوں مقید کیا جیسا کہ حدیث پاک سے سمجھ آرہا ہے؟
جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ آپ کی سرداری دنیا میں بھی ثابت ہے لیکن آپ نے اس کو قیامت کے ساتھ اس لئے مقید کیا کہ دنیا میں تو لوگ اس سرداری کے مقابل آنے کا دعوی کرسکتے ہیں جیسا کہ منکرین ختم نبوت کی کارستانیاں ہم دیکھتے ہیں لیکن آخرت میں ان کو یہ مجال کہاں ہوگی کہ دم بھریں کہ اس دن تو خود دنیا میں جاہ و جلال کے مالک اپنے آپ کو بچانے کی فکر میں ہوں گے لیکن اس دن جو لوگوں کے کام آئے گا وہی حقیقی سردار محمد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوں گے۔

3... جیسا کہ حدیث شفاعت میں ذکر ہوا دیکھئے فضیلت کی چوتھی (4) وجہ کے تحت۔

4... مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وسیلہ جنت میں سب سے بلند و بالا مقام ہے جو صرف

اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو عطا کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرتبہ مجھ ہی ملے گا، تو جو میرے لئے اس وسیلہ کی دعا کرے گا میری شفاعت اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔ (1)

** اکیسویں وجہِ فضیلت **

بغیر حساب ستر ہزار داخل جنت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے یہ فضیلت کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ (2)

حضور انور کیلئے ہے باقی سب کیلئے اس کے نیچے کے مقامات ہیں، حتی کہ فردوس والے جنتی بھی اس کے نیچے ہوں گے۔(مراۃ المناجیح، 8/31)

1 ...ابن حبان، کتاب الرقی والتمائم، 7/628، حدیث:6052

2 ...حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھ پر امتوں کو پیش کیا گیا ۔انبیا میں سے ایک دو ایسے تھے کہ جن کے ساتھ گروہ تھے۔اور کوئی نبی ایسے تھے جن کے ساتھ ایک بھی فرد نہ تھا۔ پھر مجھ پر ایک بڑا گروہ پیش کیا گیا میں نے کہا کہ کیا یہ میری امت ہے تو کہا گیا نہیں یہ تو موسی علیہ السلام کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آسمان کی طرف نظر کیجئے۔ میں نے ایک ایسا گروہ دیکھا جس نے آسمان کو بھر دیا تھا، پھر مجھے کہا گیا کہ ادھر دیکھئے ادھر دیکھئے۔یہ آپ کی امت ہے۔اور ان میں سے ستر ہزار70000 افراد بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

(بخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی۔۔۔الخ، ص:1446، حدیث:5705)

** بائیسویں وجہِ فضیلت **

حوض کوثر ملنا

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت والے دن اللہ پاک کی جناب سے حوض کوثر[1] اور جنت میں نہر کوثر عطا کی جائے گا۔[2]

** تیئسویں وجہِ فضیلت **

آپ کی امت کا فضیلت میں سبقت لے جانا

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم پیچھے آنے اور آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ یوں کہ دنیا میں بقیہ انبیاء کے بعد آئے ہیں اور مرتبہ و فضیلت کے اعتبار سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔[3]

1... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا بڑا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ، اس کے جام آسمانِ دنیا کے ستاروں کی مانند ہیں۔ جو میرے حوض سے پانی پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص1632، حدیث:6579)

2... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابہ سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(ابو داود، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب من لم یر۔۔۔ الخ، 1/280، حدیث784)

3... ہم نے اس حدیث کی تخریج کو فضیلت کی سترہویں وجہ کے تحت ذکر کر دیا ہے۔

** چوبیسویں وجہِ فضیلت **

مال غنیمت کا حلال ہونا

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا حالانکہ کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ اور ان کی امت کی صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دیا گیا اور ان کے لئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔ اور یہ خصائص آپ کے مرتبے کی بلندی اور آپ کی امت پر اللہ پاک کی طرف سے نرمی پر دلالت کرتے ہیں۔ (1)

** پچیسویں وجہِ فضیلت **

اللہ کا آپ کے اخلاق کی تعریف کرنا

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی تعریف بیان کی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (2)

---

1 ... حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ عَنْہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (1) ایک ماہ کی مسافت کے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (2) میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا (3) میرے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور مٹی کو پاک بنایا گیا لہٰذا میرے کسی امتی کو نماز کا وقت ہو جائے تو وہیں نماز پڑھ لے (4) مجھے منصبِ شفاعت عطا کیا گیا (5) ہر نبی کو ایک خاص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا جبکہ مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔

(بخاری، کتاب التیمم، باب: 1، ص92، حدیث: 335)

2 ... پ29، القلم: 4

ترجمۂ کنز الایمان: اور بیشک تمہاری خو بوبڑی شان کی ہے۔

اور عظیم لوگوں کا کسی چیز کو عظیم قرار دینا اس چیز کے عظیم اور گراں قدر ہونے کی دلیل ہے۔ تو اس (رسول) کی عظمت کو کیا گمان کریں گے جس کی عظمت کو عظیم المرتبت (خدا) نے بیان کیا ہو۔

** چھبیسویں وجہِ فضیلت **

وحی کے تین طریقوں کے ساتھ کلام

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کئی طریقوں کے ساتھ کلام کیا۔

1… سچے خوب[1]

2… اللہ پاک نے خود کلام فرمایا[2]

3… جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے کلام کیا۔[3]

1… حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی ہونا شروع ہوئی۔ (بخاری، کتاب التفسیر، باب سورہ اقرا، ص1262، حدیث:4953)

2… اس حدیث کو ہم فضیلت کی سولہویں 16 وجہ کے تحت ذکر کر آئیں ہیں۔

3… حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے تو آپ نے فرمایا: کبھی یوں کہ جس طرح گھنٹی کی آواز ہوتی ہے اور کبھی یوں کہ ایک فرشتہ (جبرائیل) میرے پاس آدمی کی صورت میں حاضر ہوتے ہیں۔

(مسلم، کتاب الرویا، باب عرق النبی۔۔۔ الخ، ص:1273، حدیث:2333)

** ستائیسویں وجہِ فضیلت **

قرآن کی دوسری کتب پر فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب قرآن پاک میں تورات، زبور اور انجیل کی سورتوں کی مثل سورتیں موجود ہیں اور اس کو مفصل سورتوں کے ساتھ مزید فضیلت دی گئی ہے۔ (1)

** اٹھائیسویں وجہِ فضیلت **

قلیل عمل دونا اجر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا عمل پہلی امتوں سے کم ہے اور ان کا ثواب ان سے زیادہ ہے۔ (2)

---

1 ... معجم کبیر، 22/75، حدیث:186

2 ... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: پہلی امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمروہ ہے جو عصر کی نماز کے درمیان سے سورج ڈوبنے کے درمیان ہے اور تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کچھ مزدوروں سے کام کراتے ہیں تو کہے کون شخص ہے جو میرا کام کرے ایک ایک قیراط پر تو یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر مالک نے کہا کہ کون شخص ہے جو دوپہر سے عصر کی نماز تک میرا کام کرے گا ایک ایک قراط پر تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کہ کون میرا کام کرے گا نماز عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر، آگاہ رہو کہ تم ہی وہ ہو جو عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کرتے ہو تمہاری مزدوری دوگنی ہے تو یہود ونصاریٰ غصہ ہو کر بولے کہ کام میں ہم زیادہ ہیں اور عطیے کم ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم کیا وہ بولے نہیں اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں میں دوں۔

(ابن حبان، باب اخبارہ۔۔۔ الخ، بابفضل الامۃ، 9/175، حدیث:7177)

** انتیسویں وجہِ فضیلت **

زمین کے خزانوں کے مالک

اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی ہیں[1] اور اس بات کا اختیار دیا ہے کہ چاہے تو آپ بادشاہوں جیسی زندگی بسر کریں چاہیں تو بندے نبی بن کر زندگی گزاریں۔ آپ نے اس بات پر جبرائیل علیہ السلام سے مشورہ کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عاجزی اختیار کرنے کا مشورہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں بندہ نبی بن کر یوں زندگی گزارنا پسند کرتا ہوں کہ میں ایک دن فاقہ کروں اور ایک دن کھانا کھاؤں۔ پس جس دن میں فاقہ سے ہوں اللہ پاک کی بارگاہ میں مناجات کروں اور جس دن پیٹ بھروں اللہ پاک کا شکر ادا کروں۔[2] اس فرمان سے اللہ پاک کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ ارادہ ہے کہ خوش حالی ہو یا تنگ دستی، نعمت ملے یا مصیبت ہر حال میں اللہ کی یاد میں مشغول رہیں۔

1... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک روز (گھر سے) باہر تشریف لے گئے اور شہداء احد پر نماز پڑھی۔ جیسی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میت پر نمازِ جنازہ پڑھتے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم منبر شریف پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے پیش رُو ہوں اور تمہارا نگران گواہ ہوں اور خدا کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! مجھے تم پر اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے، بلکہ مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ تم (حصولِ دنیا کے لئے) ایک دوسرے سے مقابلہ کروگے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زہرۃ الدنیا، ص:1601، حدیث:6426)

2... معجم کبیر، 10/349، حدیث:10686

** تیسویں وجہِ فضیلت **

تمام جہانوں کے لئے رحمت

اللہ پاک نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (اور آپ کی وجہ سے آپ کی امت پر احسان کیا کہ) آپ کی امت کے گناہوں پر ان کو مہلت دی اور ان کے گناہوں پر ان کی پکڑ کرنے میں جلدی نہ کی بخلاف دوسرے انبیاء کی امتوں کے کہ انہوں نے جب اپنے انبیاء کو جھٹلایا فوراًان کو عذاب نے آلیا۔

** اکتیسویں وجہِ فضیلت **

اخلاق واوصاف حمیدہ

آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ منجملہ آپ کا حلم، آپ کا عفو فرمانا، آپ کا در گزر کرنا ،آپ کا صبر، آپ کا شکر، سب اللہ پاک کی رضا کے لئے تھا۔

آپ نے کبھی بھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہیں فرمایا۔اور آپ ﷺ اچھی خوبیوں کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائے۔

آپ کے اخلاق کریمانہ آپ کا (عبادت میں) خشوع و خضوع ، دنیا سے بے رغبتی، کھانے ، پینے ،پہنے ، رہنے میں عاجزی اور انکساری فرمانا، اپنے کنبے والوں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا، مخلوق خدا پر کرم فرمانا، آپ کی اچھی عادات، اپنی امت کو نصیحت فرمانا، اپنے خاندان والوں کے ایمان کی تمنا رکھنا، رسالت کی ذمہ داری کے ساتھ

اللہ کے دین کی مدد کو تیار رہنا، اللہ پاک کا کلمہ بلند کرنا، اور جو تکلیفیں اور مصیبتیں آپ کو مکہ اور دیارِ ہجرت مدینہ میں آپ کی قوم کی طرف سے اور دیگر افراد کی طرف سے ملیں۔ ان میں سے کچھ کا ذکر اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا اور کچھ کا ذکر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔

سرکار نرم خو ہیں

برحال آپ کا نرم خو ہونا اس کا ذکر اللہ پاک کے اس فرمان میں ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ [1]

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔

آپ کے کافروں پر سخت گیر اور مومنوں پر رحمت ہونے کا بیان اللہ پاک کے اس فرمان میں ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ [2]

ترجمۂ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور

1... پ4، آل عمران: 159

2... پ26، الفتح: 29

ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں
نرم دل

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کی امت کے لئے ایمان کی حرص رکھنا،اور مومنین پر مہربان ہونا اور تمام مخلوقات پر شفیق ہونے کا بیان اللہ پاک کے اس فرمان میں ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ [1]

ترجمۂ کنز الایمان:بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

یعنی جو چیز تمہارے اوپر گراں گزرتی ہے وہ ان کے لئے مشقت کا باعث ہے۔
حریص اس طور پر کہ تمہارے ایمان کے لئے تمنا رکھتے ہیں۔
پیغام رسالت کے حق کی ادائیگی کے لئے خیر خواہی فرمانا اللہ پاک کے کلام پاک سے ظاہر ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے

1...پ10،التوبہ:128

فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَمَاۤ اَنۡتَ بِمَلُوۡمٍ [1]

ترجمۂ کنز الایمان: تو اے محبوب تم اُن سے منہ
پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں۔

اگر آپ نے اس حق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہوتی تو اللہ پاک آپ کو تنبیہ فرماتا۔

** بتیسویں وجہِ فضیلت **

آپ کی امت کا انبیاء کی گواہی دینا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اللہ پاک نے احکام میں گواہی دیتے ہوئے عادل گواہوں کے درجے پر رکھا۔ جب اللہ پاک قیامت والے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور سابقہ قومیں اپنے نبیوں کی رسالت کی تبلیغ کا انکار کریں گے، تو اللہ پاک امت محمدیہ کو حاضر کرے گا، تو وہ لوگوں کے خلاف انبیاء کے حق میں گواہی دیں گے کہ انہوں نے اپنی قوموں کو رسالت کی تبلیغ کی تھی۔ [2]اور یہ خصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کو حاصل نہیں۔

امت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوگی

اسی خصوصیت کی طرح ایک خصوصیت آپ کی امت کی یہ بھی ہے کہ یہ لوگ کسی

---

1 ...پ27، الذٰریٰت:54

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب:3، ص208، حدیث:2961

بھی فروعی یا اعتقادی مسئلہ میں گمراہی پر اکھٹے نہیں ہوں گے۔[1]

قرآن کی حفاظت

یونہی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کی کتاب قرآن پاک محفوظ ہے۔یہاں تک کہ اگر ساری مخلوق اس بات پر اتفاق کرلے کہ قرآن پاک میں کمی زیادتی کرلیں نہیں کرسکیں گے اور تورات اور انجیل میں کی گئی تبدیلیاں کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔[2]

امت محمدیہ کی خصوصیت

اللہ پاک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس کے عمل کو قبول نہیں کرتا اس کو چھپا لیتا ہے۔حالانکہ پہلی امتوں میں سے اگر کوئی قربانی کرتا، تو جو اس میں سے قابل قبول ہوتی اس کو آگ کھالیتی اور جو قابل قبول نہ ہوتی آگ اس کو نہ کھاتی۔اور وہ یوں صبح کرتے کہ ان کے عیب کھلے ہوتے۔[3]اس کی مثال اللہ پاک یوں بیان فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ[4]

ترجمۂ کنز الایمان:اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا
مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

1...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب السواد الاعظم، 5/96، حدیث3950

2...شفا شریف، ص268

3...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب:48، ص657، حدیث:2496

4...پ17، انبیا:107

اور آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک میں پیکر رحمت ہوں[1] اور بے شک میں نبی رحمت ہوں۔[2]

** تینتیسویں وجہِ فضیلت **

جامع الکلام

کہ آپ ﷺ کو جامع الکلم بنا کر مبعوث کیا گیا۔ اور آپ کے لئے بات کو انتہائی مختصر کر دیا گیا اور آپ فصاحت و بلاغت میں تمام عرب پر غالب آ گئے۔[3]

** چونتیسویں وجہِ فضیلت **

ہر مخلوق سے افضل

جس طرح آپ دنیا میں ہر نبی اور رسول سے افضل و اعلیٰ قرار پائے، اسی طرح جو ملائکہ میں رسل فرشتے ہیں آپ ان سے بھی ارفع و اعلیٰ ہیں۔ لیکن انسانوں میں جو افضل ہیں (انبیاء) وہ تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔ اللہ پاک کے اس فرمان کی وجہ سے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ[4]

---

1 ... دلائل النبوۃ، باب ذکر اسماء رسول اللہ، 1/158

2 ... تفسیر طبری، پ13، الحجر، تحت الآیہ: 86، 14/107

3 ... مراسیل ابو داود، باب العلم، ص321، حدیث: 455

4 ... پ30، البینۃ: 7

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور
اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

اور بلاشبہ فرشتے مخلوق کا حصہ ہیں۔ کیونکہ لفظ "بریہ" "برا اللہ الخلق" کہ اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا کیا سے ماخوذ ہے۔ اور فرشتے اس آیت کے مصداق نہیں ہیں کیونکہ لفظ أمنوا اور عملوا کا استعمال عرف میں انسانوں کے لئے ہوتا فرشتوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ جب مطلقاً أمنوا یا عملوا کا لفظ بولا جاتا ہے، تو فوراً ذہن انسانوں ہی کی طرف جاتا ہے۔

سوال: لفظ "بریه" "البرا" یعنی تراب (مٹی) سے بنا ہے اور انسان کو مٹی ہی سے بنایا گیا ہے تو گویا آیت کا معنیٰ یہ ہوا کہ جو لوگ ایمان لے کر آئے اور نیک عمل کئے وہ تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔

جواب: اس سوال کے جواب کی دو صورتیں ہیں:

1… یہ کہ ائمہ لغت (زبان پر مہارت رکھنے والے علما) نے لفظ "بریه" کو ان لفظوں میں شمار کیا ہے جن کے ہمزہ کو عربی لوگوں نے (پڑھنا) چھوڑ دیا ہے۔ (اس صورت میں عرب کی لغت کا اعتبار کرتے ہوئے ہم اس کو بریہ بمعنیٰ مخلوق کے حکم میں لیں گے)

2… اور یہ (مصنف کے نزدیک) زیادہ بہتر اور واضح ہے۔ کہ امام نافع رحمۃ اللہ علیہ نے "البریه" کو ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ ہمزہ کے ساتھ ہو یا بغیر ہمزہ کے دونوں ہی کلام اللہ کی قراتیں اور قرآن کو پڑھنے کا طریقہ ہیں۔ ان میں سے ایک قرات الذین امنو

کے مزداق کو تمام انسانوں سے افضل قرار دیتی ہے۔ جبکہ دوسری قرات تمام مخلوق سے بہتر قرار دیتی ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انسانوں میں سے جو مرتبے والے ہیں وہ فرشتوں سے افضل ہیں تو وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (پ7،انعام:86) یعنی اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ اس دلیل کے ساتھ انبیاء کرام الذین آمنو کے زمرے میں آنے والوں سے افضل ہوئے۔ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حضرات انسانوں سے بھی افضل ہیں اور فرشتوں سے بھی کیونکہ فرشتے بھی عالمین کا حصہ ہیں۔ تو جب انبیاء فرشتوں سے افضل ہیں تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انبیاء سے بھی افضل ہیں۔ (جیسا کہ ماقبل ثابت ہو چکا) تو بلاشبہ آپ فرشتوں کے بھی سردار ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آپ فرشتوں سے دو رتبے اعلیٰ اور دو درجے افضل ہیں۔ ان درجوں اور رتبوں کا پاس وہی رکھتے ہیں، جو خاتم النبیین، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہان والوں سے افضل قرار دیتے ہیں۔ یہ بعض اشارات ہیں جو عقل مند، اور ذی شعور لوگوں کے لئے کافی ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں) بلکہ (میں کہتا ہوں) ان میں سے چند ہی کافی ہیں۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہم اللہ پاک سے اس کے کرم واحسان کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے، آپ کے تمام ظاہری وباطنی اخلاق کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں آپ کے گروہ اور مددگاروں میں سے کرے۔ بے شک وہ ہر چاہے پر قادر ہے۔

ماخذ و مراجع

کتاب اللہ

ابن حبان، حافظ محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، دار الکتب العلمیہ 1996ء

ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر ابن کثیر، دار الکتب العلمیہ بیروت 1998ء

ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالیۃ 2009ء

ابو داود، ابو داود سلیمان بن اشعث، مراسیل ابو داود، مؤسسہ الرسالہ 1988ء

ابو داود، سلیمان بن اشعث، ابو داود، المکتبۃ العصریہ بیروت

احمد بن حنبل، مسند احمد، دار الفکر بیروت 1994ء

اعلیٰ حضرت، احمد رضا خان، فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور

اعلیٰ حضرت، احمد رضا خان بریلوی، کنز الایمان، مکتبۃ المدینہ کراچی

امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار ابن کثیر 2002ء

امام ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، ترمذی، دار الفکر 1978

امام دارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، سنن دارمی، دار المغنی 2000ء

امام مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، دار المغنی 1998ء

البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، دلائل النبوۃ، دار الکتب العلمیہ 2008ء

حکیم الامت، احمد یار خان، مراۃ المناجیح، نعیمی کتب خانہ

زرقانی، محمد بن عبد الباقی، شرح الزرقانی، دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء

سبکی شافعی، تاج الدین، طبقات الشافعیہ، دار ھجر 1412ھ
شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، کارخانہ محمدی بمبئی 1277ھ
طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تفسیر طبری، دار الھجر 2001ء
علامہ خازن، محمد بن ابراہیم، تفسیر خازن، دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء
علامہ قاضی عیاض، الشفاء، دار الکتب العلمیہ
عمرو بزار، ابو بکر احمد بن عمرو، مسند بزار، مکتبہ العلوم والحکم 2005ء
محمد بن شاکر، فوات الوفیات، دار الصادر 1974ء
ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد قاری، مرقاۃ المفاتیح، دار لفکر 1994ھ

ابو معاویہ عرفان مدنی رضوی صاحب
کی دیگر تحریری کاوشیں

یارسول اللہ ﷺ اس سے کیا مراد ہے

سردی کے فضائل، آداب، مسائل

رابطہ واٹس ایپ

03218592031